سوال

(247) مسجد میں تکرار جماعت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت ہوجانے کے بعد اگر دو چار آدمی آجائیں تو وہ اپنی علیحدہ جماعت کرا سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منتقی میں ہے:

«عن ابی سعید ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ فقال من یتصدق علی ذا فیصلی معه فقام رجل من القوم رواه احمد وابوداؤد والترمذي بمعناه» (باب من صلی فی المسجد جماعة بعد امام الحی)

''یعنی حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جماعت سے فراغت کے بعد ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کون اس پر صدقہ کرتا ہے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے پس ایک شخص قوم سے کھڑا ہوا۔''

مشکوۃ میں بھی یہ حدیث ہے۔ اس کے اخیر میں ہے۔

«فقام رجل فصلی معه (مشکوۃ باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق)

''ایک شخص کھڑا ہوا پس اس کے ساتھ نماز پڑھی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مسجد میں نماز ہوچکی ہو۔ اس میں دوسری نماز بھی درست ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے۔ جو نماز پڑھ چکے ان میں سے کوئی کرائے آنے والے سے نہ کرائے یہ حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے:

«لا تصلوا صلوۃ فی یوم مرتین» رواہ احمد وابوداؤد والنسائی (مشکوۃ باب من صلی صلوۃ مرتین)

اس حدیث میں دوبارہ نماز پڑھنے سے ممانعت آئی ہے۔ مگر باوجود اس کے دوسرے کو جماعت کا ثواب دلانے کی خاطر دوبارہ نماز جائز ہوگئی۔ تو باہر سے آنے والا جس نے نماز ابھی نہیں پڑھی اس کو بطریق اولی جائز ہوگئی اور جگہ بدلنے کی شرط کرنا یہ بے ثبوت بات ہے۔ مسجد سب یکساں ہے۔ جہاں چاہے جماعت کرائے۔ خواہ پہلی جگہ جماعت ہو چکی ہو یا دوسری جگہ۔ اس جگہ یہ شرط کرنا امام مسجد میں آئے تو کرا سکتا ہے یہ بھی بے ثبوت ہے بلکہ اوپر کی حدیث میں اس کی تردید ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ جو اصل امام تھے۔ مسجد میں نہیں آئے۔ بلکہ ایک اور امام آیا ہے اور ابن ابی شیبہ کی حدیث میں ہے کہ آنے والا شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ (نیل الاوطار جلد 3 صفحہ 30)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اہلحدیث]

[مساجد کا بیان، ج1ص334]

[محدث فتویٰ]